حج

کے

چند مشاہدات و احساسات

عوام کے حلقہ میں دینی جدّوجہد اور خواص
کے حلقہ میں حقیقت دین کی تفہیم کی ضرورت

از
مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

ناشر:
مکتبہ اسلام، ۳۷۔ گوئن روڈ لکھنؤ (انڈیا)

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ

بار اوّل ــــــــــــ ۱۴۰۲ھ
کتابت ــــــــــــ حسن اختر
طباعت ــــــــــــ لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس

قیمت

صرف تین ۳ روپے

ناشر

مکتبۂ اسلام ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ
(انڈیا)

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست مضامین

① پیش لفظ ــــــــ مولانا محمد رابع حسنی ندوی ــــــــ ۵

② حج کے چند مشاہدات و احساسات ــــــــ ۱۰

- ہر زمانہ کی کچھ مخصوص بیماریاں ہوتی ہیں ــــــــ ۱۱
- حج عالم اسلام کے جائزہ کے لئے بہترین موقع ــــــــ ۱۳
- ادب و احترام تو کجا فرائض میں بھی کوتاہی ــــــــ ۱۵
- مختلف اغراض کے لئے حج کرنے والوں کی کثرت اور اس کے مفاسد ــــــــ ۱۷
- عوام کی دینی و ذہنی تربیت کی شدید ضرورت ــــــــ ۱۹
- انبیاءؑ نہ اپنی دعوت بدلتے ہیں نہ دعوت کی زبان ــــــــ ۲۰
- اسلام کو بحیثیت ایک تحریک پیش کرنے کا سبب مغربی فلسفہ سے مرعوبیت ــــــــ ۲۳
- اسلام کے چار عملی ارکان ــــــــ ۲۶

www.abulhasanalinadwi.org

- نماز کا محور ۲۶
- زکوٰۃ کا محور ۲۷
- روزہ کا محور ۲۹
- حج کا محور ۲۹
- حج کا بڑا مقصد محبوبِ حقیقی سے والہانہ محبت کا اظہار ۳۰
- حج کا دوسرا بڑا مقصد ملتِ ابراہیمی کو مزاجِ ابراہیمی سے مربوط کرنا ۳۳
- حج کا تیسرا بڑا مقصد اُمت کو تحریف سے بچانا ۳۵
- دین کو اس طرح پیش کرنا چاہئے جس طرح انبیاءؑ نے پیش کیا ۳۸

③ حج کے سلسلہ میں شریعت کے حکیمانہ انتظامات ۴۰

- حج کو زیادہ سے زیادہ موثر اور مُفید بنانے کے لئے شریعت کے حکیمانہ انتظامات ۴۰
- شریعت نے حج کو تقدس کا لباس عطا کیا ۴۱
- میقات حج کے تعیُّن کی حکمت ۴۴
- احرام، حاجی میں شعور اور بیداری پیدا کرنے کا سبب ہے ۴۶
- حلق کا راز اور اس کی حکمت ۴۷
- تلبیہ کی ضرورت اور اس کی حکمت ۴۸
- حج کی دوؔ خصوصیتیں، زمان اور مکان کی حرمت ۴۹

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مولانا محمد رابع حسنی ندوی

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ وہ اسلام کی ایسی ہی عبادت ہے جیسی کہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ۔ صاحبِ استطاعت مسلمان پر اس کی ادائیگی ضروری قرار دی گئی ہے۔

حج کی ادائیگی میں عبادت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جو ذہنی و رُوحانی منافع ہیں وہ کم اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔ مسلمان کی زندگی کی دینی و اسلامی تربیت و رہنمائی میں اس کا بڑا حصّہ ہے اور متعدد دینی فائدے ایسے ہیں جو صرف اسی عبادت کی ادائیگی سے حاصل ہوتے ہیں۔ حج مکّہ سے عرفات تک کے خطّہ میں انجام دیا جاتا ہے، یہاں دُنیا کے خطّہ خطّہ سے مسلمان اکٹھا ہوتے ہیں، اور سب اپنے بے شمار اختلافات اور فروق کے باوجود ایک جیسے

www.abulhasanalinadwi.org

ہو جاتے ہیں، اور کیوں نہ ہوں، سب ایک ہی پروردگار کے بندے اور ایک مورث نبی حضرت آدمؑ کی اولاد، ایک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے اور ایک دین اسلام کے پیرو ہیں، تو پھر یکسانی اور وحدت کیوں نہ ہو، اور اگر ہر جگہ اور ہر وقت یہ ممکن نہ ہو تو ایک خاص جگہ اور ایک متعینہ وقت میں تو ضرور کرلی جائے تاکہ اس وحدت یک جہتی اور یکسانی کا مظاہرہ اور عمل کبھی تو ہو جائے اور اس کے جو دینی و رُوحانی فائدے ہیں وہ حاصل ہو سکیں۔

تمام مسلمان اپنے ہر طرح کے فرق کے باوجود ایک ملّت ہیں، اور یہ اس ملّت کا ایسا امتیاز ہے جس میں دُنیا کی کوئی دوسری اُمّت اس کی ہمسر نہیں۔ ملّتِ اسلامی کے اس امتیاز کے بقا میں حج کا بڑا دخل ہے۔ جب ہندوستان کا مسلمان اپنے کُرتے پاجامہ میں، انڈونیشیا کا مسلمان اپنی بشرٹ اور لنگی میں، عرب کا مسلمان اپنے لانبے کُرتے میں اور افریقہ کا مسلمان اپنے ڈھیلے اور لانبے انگرکھے میں، ترکی کا مسلمان ترکی کوٹ پتلون میں، اور افریقہ اور یورپ اور دیگر علاقوں کے مسلمان اپنے رنگ برنگے، طرح طرح کی کاٹ رکھنے والے لباسوں میں مکّہ کی جانب روانہ ہوتے ہیں اور حج کے لئے سب اپنے انواع و اقسام کے لباسوں کو اتار کر صرف دو سفید چادروں میں ملبوس ہو جاتے ہیں، تو سوائے جسمانی قد و ڈیل ڈول یا چہرے کے رنگ کے فرق کے سب فرق مٹ جاتے ہیں، اور اس

www.abulhasanalinadwi.org

عظیم عمل کا ظہور ہوتا ہے کہ ایک پروردگار کے سامنے اس کے سب ماننے والے ایک بندے کی طرح حاضر ہیں، سب کی زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ یہ ہوتے ہیں۔

"حاضر ہوں تیرے سامنے اے پروردگار حاضر ہوں تیرے سامنے، حاضر ہوں تیرے سامنے، تیرا کوئی ہمسر و شریک نہیں، حاضر ہوں تیرے سامنے، بیشک ساری مدح و ستائش تیرے لئے ہے، احسان سب تیرا ہے، تیرا کوئی ہمسر و شریک نہیں"۔

ان الفاظ کو دیکھئے، اور سب کو ایک لباس میں برہنہ سر اور تواضع اور یک جہتی کے ساتھ اپنے رب کے لئے انتہائی عقیدت اور سپردگی کے انداز کے ساتھ اکٹھا اور وارفتہ حال دیکھئے اور پروردگار عالم کی عبادت کے لئے تعمیر کئے جانے والے سب سے پہلے گھر کے گرد گھومتا ہوا اور قربان ہوتا ہوا دیکھئے، توجہ کا وہ شاندار، دلنواز، پُرکیف و پُرسوز انداز سامنے آتا ہے جس کی مثال نہ کہیں ملتی ہے اور نہ مل سکتی ہے۔

مسلمان جب حج سے واپس آتا ہے تو اپنے قلب میں ایسی کیفیت لے کر آتا ہے جو اس کی زندگی میں مقدس چراغ کی مانند ہوتی ہے جو تاحیات اس کے قلب کو روشن رکھتی ہے۔ اس سے اس کے دل میں اپنے پروردگار کے لئے وارفتگی، امت اسلامیہ کے تمام افراد سے اخوت و محبت اور اپنی طرف سے

www.abulhasanalinadwi.org

ہمہ وقت بندگی کا احساس جاگزیں ہوجاتا ہے جو ایک مشعل کی طرح اس کے رُجحانات وجذبات کو منوّر رکھتا ہے۔

حج سے ایک مسلمان بہت سے سبق سیکھتا ہے اور بہت سے آداب سے واقف ہوتا ہے اور بندگی کی اس تہذیب سے آشنا ہوتا ہے جو حج کے مقامات پر حاضر ہوئے بغیر اس کو نہیں حاصل ہو پاتی۔

اس لئے حج کا عمل مسلمان کی زندگی میں سنگ میل ثابت ہوتا ہے اور اس کو سنگ میل کی حیثیت بھی حاصل ہے، جو مسلمان حج سے نہ درست ہوا اس کو سمجھا جاتا ہے کہ اب یہ کسی اور طریقہ سے درست نہ ہوسکے گا، اور جو حج کو جانے لگتا ہے اس کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اب یہاں سے اس میں تبدیلی آئے گی۔

حج ایک نعمت ہے، ایک لذّت وکیفیت ہے، ایک درس و تربیت ہے، ایک انقلابی عمل ہے، اخلاق و دین کی ایک کان ہے اس سے ایک مسلمان اپنی صلاحیت وفکرمندی کے مطابق اپنی زندگی کو سنوارنے کا سامان کھود کر لے آتا ہے۔ لیکن اگر اس کان پر آدمی نہ جائے یا جائے لیکن اس کان سے اپنی ضرورت کا سامان نہ نکالے تو اس کی ناکامی کی ذمہ داری اسی کے سر ہوگی، حج پر یا مقامات حج پر نہ ہوگی۔

www.abulhasanalinadwi.org

مخدوم گرامی منزلت حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ نے متعدد حج بھی کئے ہیں اور بار بار عمرے کئے ہیں، مقاماتِ حج پر بار بار حاضری دی ہے، حج کے بارے میں قرآن و حدیث میں خوب پڑھا بھی ہے پھر اس کی تشریح بھی اپنی زبان و قلم سے کی ہے، مولانا مدظلہٗ نے حج کے بارے میں جس طرح اپنے تاثرات و معلومات کا اظہار کیا ہے وہ اپنے انداز کا اچھوتا اور مؤثر اظہار ہے، اس سے اس عظیم اور دلنواز عمل کی چمک و لذت خاصی محسوس کی جاتی ہے۔ مولانا مدظلہٗ کی کتاب ارکانِ اربعہ میں حج کا بیان بڑا دلنواز ہے۔ اس کے علاوہ مولانا مدظلہٗ کی تقریروں میں بھی بڑی موثر جھلک ملتی ہے جن کو سننے والے اور پڑھنے والے خوب محسوس کرتے ہیں اور لطف و اثر لیتے ہیں۔

زیرِ نظر کتابچہ مولانا مدظلہٗ کے دو مقالوں پر مشتمل ہے، ایک تو انکی تقریر ہے دوسرا ان کی کتاب ارکانِ اربعہ سے ماخوذ ہے، اپنے موضوع کی وحدت اور اپنے مضمون کی اہمیت و تازگی کے لحاظ سے ان دونوں کی یکجا اشاعت کی ضرورت محسوس کی گئی، جسکو مولانا کے عزیز خورد مولوی سیّد محمد حمزہ ندوی نے شائع کرنے کا قصد کیا ہے۔ امید ہے کہ انکی یہ کوشش اُن کے لئے بھی اور تمام قارئین کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔

خاکسار ــــ محمد رابع حسنی ندوی

مورخہ ۱۵ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

دائرہ شاہ علم اللہؒ
رائے بریلی

www.abulhasanalinadwi.org

حج کے چند مشاہدات واحساسات

یہ وہ تقریر ہے جو مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے سفرِ حج سے واپسی پر ۱۹؍ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۰؍اکتوبر ۱۹۸۱ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کی مسجد میں علماء، اساتذہ اور طلباء دارالعلوم اور شہر کے بعض اہم و ممتاز حضرات کی موجودگی میں کی۔ تقریر ٹیپ کرلی گئی تھی، قلم بند ہوتے اور مولانا کی نظرِ ثانی اور کسی قدر ترمیم واضافہ کے بعد ناظرین کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اس سال تقریباً چار سال کے بعد مجھے حج کی سعادت حاصل ہوئی، وہاں کی دعوتوں، اہم اجلاس، اور وسائلِ سفر کی موجودگی میں مختلف عوارض اور دینی مصروفیتوں اور ذمہ داریوں کی بنا پر حج کی سعادت حاصل کرنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔ اس سال مجھے

www.abulhasanalinadwi.org

حجازِ مقدس میں ڈیڑھ مہینے حاضر رہنے کا موقع ملا، حج میں شرکت کی بھی سعادت حاصل ہوئی، اس اہم اور مبارک موقع پر جب عالمِ اسلام سمٹ کر سامنے آجاتا ہے، مسلمانوں کی ملّی و دینی زندگی کے بعض ایسے پہلو سامنے آئے جن کی طرف ان سب لوگوں کو فوری توجّہ کرنے کی ضرورت ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کا صحیح علم و فہم عطا فرمایا ہے اور جو تبلیغ و دعوت اور اصلاح و تربیت کا فرض انجام دے سکتے ہیں۔

ہر زمانہ کی کچھ مخصوص بیماریاں ہوتی ہیں

ہر زمانہ کی کچھ مخصوص بیماریاں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے دین کا کام لیتا ہے، اور جو "نفوسِ زکیہ" کہلاتے ہیں، ان کے اندر اللہ تعالیٰ ان بیماریوں کے دُور کرنے، یا اس فساد کا مقابلہ کرنے کا ایسا قوی داعیہ پیدا کردیتا ہے، جس کو وہ دبا نہیں سکتے اس کی بہت سی مثالیں ہیں، جن لوگوں نے میری کتاب "تاریخِ دعوت و عزیمت" کا سلسلہ پڑھا ہے، یا تاریخِ اسلام میں اصلاحی و تجدیدی تحریکوں پر ان کی وسیع و غائر نظر ہے ان کو اندازہ ہوگا کہ کسی زمانہ کا فتنہ شرکِ جلی تھا، کسی زمانہ کا بدعات، جاہلی رسُوم، غیر قوموں کے عادات و رسُوم کی تقلید اور ان کے شعائر کا اختیار کرنا، کسی زمانہ کا فتنہ وحدۃ الوجود کا غالی فلسفہ تھا، کسی زمانہ کا فتنہ

"وحدتِ ادیان" کی گمراہ کن دعوت، کسی زمانہ کا فتنہ فلسفۂ یونان، اور عقلیت سے حد سے بڑھی ہوئی مرعوبیت، اور اس کو معصوم عن الخطا سمجھنے کی حد تک پہونچی ہوئی عقیدت و فریفتگی، کسی زمانہ کا فتنہ باطنیت اور اسرار فروشی، مغز و پوست کی تقسیم، اور شریعت و فرائض و احکام کی تحقیر، اور ان کا استخفاف، یہ سب اپنی جگہ پر اپنے وقت کے سنگین ترین فتنے تھے، اور بد قسمتی سے ان کے سائے عالم اسلام کے فکر و عمل پر اب بھی کہیں کہیں موجود ہیں۔ بعض تو پورے طور پر موجود ہیں، جیسے شرکِ جلی، جس کے کھلے ہوئے مظاہر اب بھی بہت سی مسلمان آبادیوں میں نظر آتے ہیں۔ بدعات کی اب بھی بہت سے اسلامی معاشروں میں گرم بازاری ہے وحدتِ ادیان اور بعض ملحدانہ خیالات، ملحدانہ فلسفے، اور ملحدانہ عقائد کے اثرات بھی موجود ہیں اور وہ نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ عالم اسلام کے علمی و فکری مراکز اور امت کے نباضوں کو ان سے چوکنا رہنا چاہیے، اور حضرت عمرو بن العاص رضؓ فاتح مصر کی اس وصیت پر عمل پیرا رہنا چاہیے جو انھوں نے مصر کے مسلمانوں کو کی تھی کہ :۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم ہمیشہ اپنے کو محاذِ جنگ پر سمجھو اور یہ سمجھتے رہو کہ تم سرحد کی حفاظت پر مامور ہو۔"

اَنْتُمْ فِیْ رِبَاطٍ دَائِمٍ۔

www.abulhasanalinadwi.org

حج عالم اسلام کے جائزہ کے لئے بہترین موقع

عالمِ اسلام کا اگر حقیقت پسندانہ، عمومی اور عالم گیر جائزہ لینا ہو، تو حج سے بہتر موقع نہیں۔ اگر کسی کو ان تبدیلیوں کو معلوم کرنا ہو جو عالم اسلام کی عملی، فکری اور اعتقادی سطح پر رونما ہوئیں، اور ان کمزوریوں سے واقف ہونا ہو، جن کے بہت سے اسلامی ممالک، اور مسلم معاشرے شکار ہوئے، تو حج کے موقع پر چلا جانا چاہیے، بشرطیکہ جانے والوں کی آنکھیں بھی کھلی ہوں، کان بھی کھلے ہوں، اور دماغ کے دروازے بھی بند نہ ہوں، وہ ایک جگہ سب کچھ پڑھ سکتا ہے، اور یہ دیکھ سکتا ہے کہ عالم اسلام کن چیزوں میں ترقی کر رہا ہے اور کس چیز میں تنزّل کا شکار ہے، کس تناسب سے ترقی ہو رہی ہے، اور کس تناسب سے کمزوری یا بیماری بڑھ رہی ہے۔

عالم اسلام میں اس وقت کسی طرح کی کمزوریاں نفوذ کر چکی ہیں ہر طرح کی بے تربیتی کا عکس وہاں نظر آئے گا، بے شعوری، بدسلیقگی بات کا نہ ماننا، نظام پر نہ چلنا، وحدت کی کمی، اجتماعیت کی کمی، دین کی بنیادی باتوں (مبادی) سے ناواقفیت، دین سے دُوری۔ یہ ساری چیزیں آپ کو وہاں ملیں گی، اس کی ایک معمولی مثال ہے کہ میں نے مغرب کی نماز سے عشاء کی نماز تک (جس میں عام طور پر لوگ حرم شریف اور مسجد نبوی میں حاضر رہنا پسند کرتے ہیں) حرم شریف میں خانہ کعبہ

www.abulhasanalinadwi.org

کے بالکل نزدیک، مطاف سے قریب، لوگوں کو مسلسل دُنیاوی باتیں اس طرح کرتے سُنا جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈ ہو، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی گاؤں کے چوپال میں بیٹھے ہوئے حقّہ پیتے ہوئے چند احباب باتیں کر رہے ہیں[۱] جیسے اس کا شعور ہی نہیں کہ ہم کہاں آئے ہیں؟ کن ارمانوں اور دُعاؤں سے آئے ہیں؟ کہاں بیٹھے ہیں؟ اور یہ حاضری دوبارہ نصیب ہوگی یا نہیں؟ خیال آتا تھا کہ اب حج وہی شخص کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے جذبہ کے ساتھ ذوق بھی دیا ہے، لیکن تجربہ اور مشاہدہ اس کے خلاف ہوا، کئی مرتبہ زبان پر آتے آتے رہ گیا کہ حاجی صاحب! کچھ تو شرم کیجئے، اللہ کا فضل ہے کہ آپ بیت اللہ شریف سے قریب ہیں، چند ہی گز کا فاصلہ ہے، کبھی کبھی تو طواف کا دائرہ وسیع ہوتے ہوتے ایسا قریب آجاتا تھا کہ ہم کو پیچھے ہٹ کر بیٹھنا پڑتا تھا، میں نے دیکھا کہ سانس لئے بغیر دنیا کی باتیں ہو رہی ہیں، ہم کس جہاز سے آئے، تم کس جہاز سے جاؤ گے؟ تم نے کیا خریدا؟ تمہارا معلّم کیسا ہے؟ ہمارا معلم کیسا ہے؟ مکان کیسا ملا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ پھر کہتے کہتے رُک جاتا کہ

---

[۱] افسوس ہے کہ اس کا تجربہ اور مشاہدہ ہندوستانی یا پاکستانی حجاج میں زیادہ ہوا۔ انڈونیشی اور عرب اور خصوصیت کے ساتھ ترک حجاج اس سے عام طور پر محفوظ اور حرمین شریفین کے ادب واحترام میں ممتاز نظر آئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

معلوم نہیں کیا جواب ملے گا، کہیں زبان سے کوئی ویسا کلمہ نہ کہہ دیں کہ اور گنہگار ہوں۔

حکومت نے اپنی طرف سے انتظامات میں کوئی کمی نہیں کی ایک راستہ آنے کا، ایک راستہ جانے کا مقرر ہے اور وہ وسیع اور کشادہ ہے، لیکن بے نظمی، بے ضابطگی، مسلمان کی بے حرمتی، خود غرضی، اور نفسانیت کا کیا علاج ہے؟ رمی جمرات میں کتنے آدمی کتنی عورتیں اور بوڑھے کچل کر جاں بحق ہوئے، نظافت کبھی اسلام کا شعار تھا، دنیا جانتی تھی کہ مسلمان صاف ستھرا رہتا ہے، نجاست سے دُور رہتا ہے، اور اس سے اس کو کراہت ہوتی ہے۔ ان سب چیزوں میں برابر تنزّل کا مشاہدہ ہو رہا ہے اور معلوم نہیں بات کس حد تک پہونچ گئی ہے۔؟

ادب و احترام تو کجا، فرائض میں بھی کوتاہی

یہ معاملہ تو حرم شریف کے ادب و احترام، اور وہاں کی حاضری کی صُورت میں اللہ تعالیٰ کا جو فضل و انعام ہوا ہے، اس کی قدر اور اس سے فائدہ اٹھانے کا ہے، اور اس میں کوتاہی اور غفلت بے شک افسوس ناک بات اور تعجب خیز امر ہے، مگر اس سے زیادہ افسوس ناک اور حیرت انگیز معاملہ فرائض و ارکان کا ہے تقریباً ہر حج کے موقع پر (اور اس حج کے موقع پر بھی دیکھا) کہ

www.abulhasanalinadwi.org

نویں ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات روانگی کے موقع پر (جو علی الصباح ہوتی ہے) صبحِ صادق ہونے کا انتظار کئے بغیر فجر کی نماز کا وقت ہونے سے ایک گھنٹہ اور بعض اوقات اس سے بھی قبل فجر کی نماز وہ بھی جماعت کے ساتھ پڑھ کر مختلف ممالک کے حجّاج عرفات کو روانہ ہو گئے، تاکہ سہولت کے ساتھ پہونچ سکیں، کتنا ہی سمجھایا گیا کہ ابھی فجر کا وقت نہیں ہوا، نماز نہیں ہوگی، مگر کون مانتا ہے، حکومت کی طرف سے انتظام ہے، کہ طلوعِ صبحِ صادق کا اعلان توپ کے ذریعہ ہوتا ہے، مگر کسی کو پروا نہیں، ایک مرتبہ خصوصی مہمانوں کے لئے حکومت کی طرف سے منیٰ میں ایک ڈیرہ لگایا گیا تھا میں بھی اپنے رفقاء کے ساتھ وہاں تھا، صبح صادق ابھی نہیں ہوئی تھی اس میں خاصا وقفہ تھا کہ حجاج نے اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی، ایک عرب عالم کو اس پر بڑا غصہ آیا، مجھ سے کہا کہ میں عربی میں اعلان کرتا ہوں کہ ابھی صبح نہیں ہوئی، نماز فجر ادا نہیں ہوئی، تم اُردو، انگریزی وغیرہ میں اعلان کر دو۔ اعلان کیا گیا، مگر کسی نے سماعت نہیں کی، اور نماز پڑھ کر روانہ ہو گئے۔

یہی حال مزدلفہ سے منیٰ کی روانگی کے موقع پر ہوتا ہے، اس مرتبہ پھر یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ صبح صادق سے گھنٹے گھنٹے بھر پیشتر مختلف ملکوں کے لوگ نماز فجر (وہ بھی جماعت کے ساتھ) پڑھ کر منیٰ کی طرف چل پڑے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک رکن ادا کرنے آئے

(جس میں سُنن اور مستحبات تک کی رعایت کرنی چاہیے) اور اسلام کے رکن اعظم نماز کو اس طرح ضائع کیا کہ نیکی برباد گناہ لازم۔

مُختلف اغراض کے لئے حج کرنے والوں کی کثرت اور اس کے مفاسد

دوسرا پہلو جو حج کے سلسلہ میں شدت کے ساتھ محتاجِ توجہ ہے، اور اس سلسلہ میں ایک عالمگیر کوشش اور جدوجہد کرنے، اور ایک مستقل مہم چلانے کی ضرورت ہے، وہ نفلی حج ہی نہیں، مختلف اغراض ومقاصد کے لئے حج کرنے والوں کی کثرت ہے، جس نے فرض حج کرنے والوں اور حکومت دونوں کے لئے سخت دُشواریاں اور ناقابل عبور مشکلات پیدا کر دی ہیں اور حج کے تقدس اور حرمت ہی کو نہیں، اس کی نیک نامی اور شہرت کو بھی سخت نقصان پہونچایا ہے، بلکہ اسلام کی شہرت وعزّت کو داغ لگایا ہے، اور اس کو خویش اور اغیار کی نگاہ میں سخت بے وقعت اور مشکوک بنا دیا ہے۔ ان دُنیاوی اغراض کے علاوہ (جن کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں) نفلی حج کا معاملہ بھی قابلِ نظرِ ثانی، اور علماء اور اہلِ شعور کے لئے قابل غور اور قابل توجہ بن گیا ہے۔ وسائل سفر کی کثرت، دولت کی بہتات، سعودی عرب

www.abulhasanalinadwi.org

میں معیشت وحصُولِ دولت کے ذرائع ومواقع کی فراوانی نے مسئلہ کو اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔

امام غزالیؒ نے اپنی زندۂ جاوید اور شہرۂ آفاق کتاب "احیاء علوم الدین" میں اس نفلی اور دُنیاوی مقاصد سے بار بار حج کرنے کے رجحان پر (جو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زمانہ میں بھی پیدا ہو گیا تھا) بڑی حقیقت پسندانہ اور فقیہانہ تنقید کی ہے اور اس سلسلہ میں فقیہِ اُمت، صحابیٔ جلیل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ایک حکیمانہ قول نقل کیا ہے، جس کو پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس زمانہ کو دیکھ کر فرما رہے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:—

"ان دولت مندوں میں —— بہت سے لوگوں کو حج پر روپیہ صرف کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے، وہ بار بار حج کرتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنے پڑوسیوں کو بھوکا چھوڑ دیتے ہیں اور حج کرنے چلے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے صحیح فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں بلاضرورت حج کرنے والوں کی کثرت ہوگی، سفر ان کو بہت آسان معلوم ہوگا، روپیہ کی ان کے پاس کمی نہ ہوگی، وہ حج سے محروم و تہی دست واپس آئیں گے، وہ خود ریتوں اور چٹیل میدانوں

www.abulhasanalinadwi.org

کے درمیان سفر کرتے ہوں گے، اور ان کا ہمسایہ اُنکے
پہلو میں گرفتارِ بلا ہوگا، اس کے ساتھ کوئی سلوک اور
غم خواری نہ کریں گے"[۱]

عوام کی دینی و ذہنی تربیت کی شدید ضرورت

یہ ایک پوری داستان ہے، بعض لوگوں نے بتایا کہ ایک غیر عرب مسلم ملک کے اخباروں میں چھپا ہے کہ آج سونے کا یہ نرخ ہے اور حاجیوں کے پہلے جہاز کے آنے کے بعد یہ نرخ ہو جائے گا۔ کسی کہنے والے نے سچ کہا کہ حج پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اور حج کی مٹی پلید کی جا رہی ہے۔ اس سے بھی گر کر بعض غیر اخلاقی مقاصد و منافع کے لئے (جن کا نام بھی زبان پر لانا اچھا نہیں معلوم ہوتا) مستقل ایجنسیاں قائم ہیں۔ یہ ایک خاص موضوع ہے اور اس پر ایک خاص نظام کے ساتھ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی عوام میں دین کا کام کرنے، ان کی دینی و ذہنی تربیت کی کس قدر ضرورت ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ عوام میں دین کا رہنا اسلام کی بقا و حفاظت کے لئے آہنی حصار کا کام دیتا ہے۔ اگر عوام میں دینی شعور

---

[۱] احیاء العلوم ج ۲، ص ۲۴۵

www.abulhasanalinadwi.org

دینی حمیّت اور دین سے محبت ختم ہوگئی، تو خواص کو (جن کے بڑے طبقے نے اپنی قسمت وقیمت اقتدار و کرسی سے وابستہ سمجھ رکھی ہے) کسی چیز کا خطرہ باقی نہیں رہے گا ــــ اور وہ کھُل کھیلیں گے۔" سلطانی جمہور" کے اس دَور میں اُن کو خوفِ خدا نہیں، خوفِ عوام (جو خدا کے فضل سے ابھی اسلام سے وابستہ ہیں) اسلام کے خلاف کھلی محاذ آرائی اور اعتقادی ارتداد کی دعوت دینے سے روکے ہوئے ہے، جس دن یہ حصار ٹوٹا، اس دن یہ سیلاب سب کو بہا کر لے جائے گا

انبیاء نہ اپنی دعوت بدلتے ہیں نہ دعوت کی زبان

جہاں تک خواص اور تعلیم یافتہ طبقے، بلکہ اہلِ فکر و اہلِ قلم کا تعلق ہے، اس کا سب سے بڑا ابتلا جس کی طرف بہت کم لوگوں کی نظر جاتی ہے (اور افسوس ہے کہ اہلِ نظر کی نظر بھی) وہ دین کو مادّی طریقے سے سمجھنے اور سمجھانے کا انداز، اس کے مادّی مقاصد اور فوائد پر زور، اور دین کو جدید سیاسی نظاموں کی اصطلاحات میں پیش کرنے کا رجحان ہے۔ یہ ایک ایسی نازک چیز ہے کہ اس کا ضرر بہت کم لوگوں کو محسوس ہوتا ہے۔ عام طور سے کہا جاتا ہے کہ اگر کسی کے دل میں دین کی عظمت اسی راستہ سے بٹھا دی جائے تو اس میں کیا خرابی ہے؟ لیکن یاد رکھنا

www.abulhasanalinadwi.org

چاہیے کہ انبیاء علیہم السّلام سے بڑھ کر کوئی حکیم، اُن سے بڑھ کر اپنے زمانہ کی نفسیات کا سمجھنے والا، پھر اسی کے ساتھ اشاعت دین کا کوئی حریص نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید کی کتنی آیتیں ہیں جن میں ان کی اس فکر مندی، لوگوں کی ہدایت کی حرص اور ان کی موجودہ حالت پر، ان کی درد مندی اور دل سوزی کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

سُورۂ شعراء میں فرمایا گیا ہے:—

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ [1]

(اے پیغمبر) شاید تم اس (رنج) سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، اپنے تئیں ہلاک کر دو گے۔

سُورۂ فاطر میں آتا ہے:—

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ [2]

آپ ان پر افسوس کھا کھا کر ہلاک نہ ہو جائیں۔ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

سُورۂ توبہ میں فرماتا ہے:—

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ

---

[1] سورۂ شعراء آیت ۳ — [2] سورۂ فاطر آیت ۸

www.abulhasanalinadwi.org

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝[1]

(لوگو!) تمھارے پاس تمھیں میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں، تمھاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے، اور تمھاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

ایک طرف تو ان کو یہ فکر اور حرص ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کی دعوت قبول کر کے جہنم سے نجات پائیں اور جنّت کے مستحق بنیں، دوسری طرف ان کی وہ حکمت و بلاغت ہوتی ہے جس کی نظیر کسی طبقہ میں نہیں مل سکتی، اس کے باوجود انھوں نے اپنے مخاطبین کو کبھی کوئی ذہنی رشوت نہیں دی۔ انبیاءؑ نہ اپنی دعوت کو بدلتے ہیں نہ دعوت کی زبان، اور نہ دعوت کی تفہیم کے طریقے کو بدلتے ہیں۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الفاظ تک کا خیال کیا ہے جمعہ کا نام جاہلیت میں "العروبة" تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے استعمال کو منع فرمایا کہ اس میں جاہلیت کی بو آتی ہے۔

---

[1] سورۂ توبہ آیت ۱۲۸

www.abulhasanalinadwi.org

اسلام کو بحیثیت ایک تحریک پیش کرنے کا سبب مغربی فلسفہ سے مرعوبیت

اسلام کو ایک نظام اور تحریک کے طور پر پیش کرنے، اس کے سیاسی، تنظیمی، تمدنی، فوائد بیان کرنے میں انہماک اور اسی پہلو پر زور دینے کے اسباب میں ان سیاسی حالات، نام نہاد مسلم حکومتوں کے رویے، اور ان کی ہر ایسی چیز سے وحشت اور خوف کو بھی دخل ہے جس میں سیاست کی بو بھی آتی ہے، اور جس سے کسی متوازی تنظیم یا قیادت کے ابھرنے کا وہم پیدا ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا باعث ان مسلمان اہلِ قلم کی تحریریں، اور ان کی اسلام کی ترجمانی بھی ہے، جو مغربی فلسفوں، سیاسیات، نظاموں کے مطالعہ اور وہاں کے تمدنوں و معاشرہ کی ناکامی کے مشاہدے اور تجربہ کی راہ سے اسلام کے مطالعہ اور ایمان و اعتقاد کی منزل تک پہنچے اور اسکی حقیقت نے ان کو اسلام کی صداقت اور عظمت کا قائل اور گردیدہ بنایا، عالمِ عربی میں خاص طور پر یہ بات کمزوری کی حد تک پہونچی ہوئی ہے۔

ان ملکوں کی صورتِ حال نے خواص اور دینی جماعتوں کے قائدین میں دین کی سیاسی تفہیم کا عمومی رجحان پیدا کر دیا ہے۔ وہ سمجھنے لگے ہیں کہ اس کے بغیر ہم نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کو دین کی طرف متوجہ نہیں کر سکتے، اس کی عملی قدر و قیمت کا احساس نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

کرا سکتے، اور ان میں نیا جذبہ اور حرکت نہیں پیدا کر سکتے۔

اس وقت وہاں ایک ایسی غیر اختیاری صورت پیدا ہو گئی ہے جو دین کی اصل رُوح کے لئے ایک ابتلاء ہے۔ "فتنہ" کی خاصیت یہ ہے کہ وہ فتنہ نہ معلوم ہو، اس وقت کا فتنہ یہ ہے کہ بڑے سے بڑے عالم، بڑے سے بڑے مسلمان دانش ور، اور بڑے سے بڑے مخلص دین کو اس انداز میں پیش کر رہے ہیں جس انداز میں انبیاء علیہم السلام نے پیش نہیں کیا۔

اس کی ایک مثال اور نمونہ حج ہے، بہت سے مسلمان اہلِ قلم اور دین کے داعی اور ترجمان کہنے لگے ہیں کہ حج ایک عالمی، بین الاقوامی، مؤتمر اسلامی (انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس) ہے جس کا مقصد ملت کے مسائل پر تبادلۂ خیال اور غور و فکر، اور ان کے حل کے وسائل تلاش کرنا ہے۔ میں سالہا سال سے دیکھ رہا ہوں کہ اس طرح بے محابا حج کو پیش کیا جاتا ہے، جب میں نے چار پانچ سال پہلے مسجد نمرہ میں عین عرفات کے خطبہ میں محترم خطیب صاحب کو یہ کہتے سنا کہ حج ایک "مؤتمر اسلامی" ہے، تو مجھے اندازہ ہوا کہ بات کہاں سے کہاں تک پہونچ چکی ہے اور اب مسلمان دانشوروں اور حج پر لکھنے والوں میں یہ عام ذہن بن چکا ہے۔

میرا اس سال منیٰ میں رابطۂ عالم اسلامی کی عمارت میں قیام تھا، جہاں رابطہ کے ارکان اور مختلف ممالک کے ممتاز ترین علماء

www.abulhasanalinadwi.org

اور حکومت کے بہت سے معزز مہمان ٹھہرے ہوئے تھے، مختلف ممالک کے حج کے وفود، اور امریکہ کے نومسلم بلالی مسلمان بھی خاصی تعداد میں تھے، وہاں حج کے فوائد اور مناسک پر متعدد تقریریں ہوئیں، مگر کسی نے کوئی تقریر اس موضوع پر نہیں کی کہ حج کی رُوح کیا ہے اور اس کے اسرار و مقاصد اصلی کیا ہیں؟ اخیر میں مجھ سے فرمائش کی گئی کہ میں ان بلالی مسلمانوں کے سامنے حج کے موضوع پر تقریر کروں وہ سب مشتاق ہیں۔ میں نے کہا کہ میں عربی میں تقریر کروں گا، اس موقع پر رابطہ کے ارکان، اور عالم اسلام کے چیدہ علماء اور معزز مہمان سب تشریف رکھتے ہوں تو بہتر ہے۔ اسی پر عمل ہوا۔ رابطہ کے جنرل سکریٹری (الامین العام) معالی الشیخ محمد علی الحرکان بھی جو خود بھی جلیل القدر عالم اور محدث ہیں، اور اپنے اس عہدہ سے پہلے مملکت سعودیہ کے وزیر العدل (وزیر قانون) رہ چکے ہیں، اور میرے پرانے دوست ہیں، تشریف رکھتے تھے، اقوام متحدہ (نیویارک) میں رابطہ کے آفس کے شعبۂ دعوت کے انچارج عزیزی مولوی مزمل حسین صدیقی ندوی نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا، جو امریکہ میں بھی میری تقریر کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ میں نے ارادہ کرلیا کہ اس مرتبہ دل کھول کر حج کی حقیقت اور رُوح پر تقریر کروں گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

اسلام کے چار عملی ارکان

میں نے کہا کہ حضرات! اسلام کے چار عملی رکن ہیں۔ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک محور ہے، جس کے گرد وہ گھومتا ہے۔

نماز کا محور

نماز کا محور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:—

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ○ [1]

اور میری یاد کے لئے نماز پڑھا کرو

دوسری آیت:—

وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ○ [2]

اور خدا کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو

نیز ارشاد ہے:—

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ

---

[1] سورۂ طٰہٰ آیت ۱۴، [2] سورۂ بقر آیت ۳۸

یہ آیت نماز کے ذکر کے سیاق میں ہے مکمل آیت ہے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ○

www.abulhasanalinadwi.org

صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝[1]

بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے، جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔

یہ ہے نماز کا محور، نماز کی اصل روح، ادب، خشوع و خضوع، اور قیام و سکوت ہے

زکوٰۃ کا محور

زکوٰۃ کے متعلق ارشاد ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝[2]

ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو، کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں) پاک، اور (باطن میں) پاکیزہ کرتے ہو، اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے اور خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

دوسری جگہ زکوٰۃ کے مصارف بیان کئے گئے ہیں، فرمایا

---

[1] سورۂ مومنون آیت ۱-۲، [2] سورۂ التوبہ آیت ۱۰۳

www.abulhasanalinadwi.org

گیا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝[1]

صدقات (یعنی زکوٰۃ وخیرات) تو مفلسوں، محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے، اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے، اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں (کے قرض ادا کرنے) میں اور خدا کی راہ میں، اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے) یہ حقوق خدا کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں، اور خدا جاننے والا، حکمت والا ہے۔

اس طرح زکوٰۃ کی تشریعی حکمت، اموال ونفوس کا تزکیہ وتطہیر، رضائے خداوندی کا حصول، رحمت الٰہی کا نزول، مساکین وفقراء کے ساتھ مواساۃ وغم خواری، ضرورت مندوں کی حاجت براری، اور مرض حرص وبخل اور اکتناز (دولت کی ذخیرہ اندوزی) سے حفاظت ہے۔

---

[1] سورۃ التوبہ آیت ۶۰

www.abulhasanalinadwi.org

روزہ کا محور

روزہ کا محور ہے تقویٰ (احتیاط و لحاظ) کی عادت (پرہیزگاری)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ؁

مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

تم سے روزے اس لئے رکھوائے جاتے ہیں، تاکہ تم میں تقویٰ کا ملکہ پیدا ہو جائے، تمہیں لحاظ کرنا آجائے، بندہ خدا کا لحاظ کرنا سیکھ جائے، اس کو دانا و بینا اور ہر وقت کا نگراں سمجھے، اور یہ اس کا مزاج بن جائے۔ جب اس نے خدا کے حکم اور اس کے خوف سے ایک خاص وقت میں مُباحات و طیّبات سے پرہیز کیا، اور ان سے باز رہا، تو بدرجۂ اولیٰ محرّمات و مکروہات سے ہمیشہ پرہیز کرے اور ان سے باز رہے۔

حج کا محور

حج کا محور کیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ——

؁ البقرۃ آیت ۱۸۳

www.abulhasanalinadwi.org

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ[1]

پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دُور کریں اور نذریں پوری کریں، اور خانۂ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں، یہ (ہمارا) حکم ہے اور ہر شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے۔

سارا حج اصل میں اس عشق و بے خودی کے اظہار کا ذریعہ ہے جو انسان کے اندر فطری طور پر موجود، اور شرعاً وعقلاً مطلوب ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ[2]

اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی سے زیادہ محبّت ہوتی ہے۔

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ[3]

اللہ ان سے محبّت کرتا ہے، اور وہ اللہ سے محبّت کرتے ہیں۔

حج کا ایک بڑا مقصد محبُوبِ حقیقی سے والہانہ محبّت کا اظہار ہے

میں نے کہا کہ حج کا ایک بڑا مقصد اپنے خالق اور محبُوبِ حقیقی

---

[1] سورہ الحج آیت ۲۹-۳۰، [2] سورہ البقرۃ آیت ۱۶۵، [3] سورہ المائدہ آیت ۵۴

www.abulhasanalinadwi.org

سے والہانہ محبت کا اظہار ہے، جس طرح سے پروانہ شمع پر گرتا ہو، دوسرے طاعت مطلقہ اور امتثال امر ہے، مناسک اور ارکانِ حج کو ادا کرو، اور اس کے عاشق و محبوب خلیل الرحمٰن کے عمل کی نقل کرو، اور یہ نہ پوچھو کہ کیوں؟ اس حج کے پورے ڈھانچے میں رُوحِ ابراہیمی سرایت کئے ہوئے ہے۔ یہ حج حضرت ابراہیمؑ کے عشق، اور حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی یادگار اور تمثیل ہے۔ اللہ تعالےٰ کو حضرت ہاجرہؓ کی پریشانی اور والہانہ کیفیت کے ساتھ دوڑنے پر پیار آیا، اس نے اس کو قیامت تک کے لئے پسند فرمالیا، اور ہمیشہ کے لئے اس کو محفوظ فرمالیا، اب دُنیا کے بڑے بڑے دانشور آئیں، اپنے وقت کے غزالیؒ اور رازیؒ اور ابنِ سینا و فارابی بھی آئیں تو وہ بھی صفا و مروہ کے درمیان اسی طرح چلیں گے، جیسے حضرت ہاجرہؓ چلی تھیں، اور جہاں حضرت ہاجرہؓ پریشان ہوکر دوڑنے لگی تھیں، وہاں وہ بھی دوڑیں۔ آج کوئی پوچھے کہ اب دوڑنے کی کیا ضرورت ہے، اس مقام پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہؓ کی نظر سے اوجھل ہو جاتے تھے، تو جلدی دَوڑ کر اس جگہ پہونچنا چاہتی تھیں جہاں سے حضرت اسمٰعیلؑ نظر آتے تھے، کہ شیر خوار بچہ محفوظ ہے یا نہیں، کوئی جانور تو اسے نہیں لے گیا۔ اب ہمیں اور اس زمانہ کے بڑے سے بڑے شیخ الاسلام، شیخ الازہر، اور شیخ الحدیث کو دوڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہاں سے جواب ملے گا کر

ہمیں ان کا دوڑنا پسند آگیا ہے، اب اس عمل میں محبوبیت پیدا ہوگئی ہے۔ طواف میں شروع کے تین شوط میں پاؤں اٹھا اٹھا کر اور سینہ نکال کر چلتے ہیں، جس کو "رمل" کہتے ہیں۔ اب بھی اسی طرح پہلے طواف کرنا ہوتا ہے، یہ کیوں؟ اس لئے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ عمرۃ القضاء[1] میں آئے تو قریش جبل قعیقعان پر چلے گئے، کہ ہم مسلمانوں کے اس طرح آزادانہ مکہ میں آنے اور طواف کا منظر دیکھ نہیں سکتے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ مسلمان مدینہ جاکر کمزور ہوگئے ہیں، اب ان سے چلا نہیں جاتا۔ حکم ہوا کہ یہاں پر اٹھا اٹھا کر، سینہ نکال کر چلو۔ یہ ادا اللہ کو پسند آئی اور یہ عمل سنت قرار پایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے تھے، شیطان نے بہکایا اور اس عمل سے باز رکھنے کی کوشش کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غصہ میں آکر شیطان کو کنکریاں ماریں، اللہ کو یہ ادا بھی پسند آئی اور اس کو زندہ جاوید بنادیا۔ سب کو یہ کرنا ہے، اگر کہیں کوئی رمی نہیں کرسکا تو قربانی کرنا پڑے گی۔

میں نے کہا کہ امتثال امر کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ عرفات میں مغرب کی نماز سب ترک کر دیتے ہیں، اور مزدلفہ جاکر عشاء کے وقت میں مغرب، عشاء کو جمع کرکے پڑھتے ہیں، مجھے تو یاد نہیں

[1] تفصیل کے لئے سیرت کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

کہ مجھ جیسے گنہگار اور قاصر الہمت نے بھی برسوں میں کبھی مغرب کی نماز بغیر عذر کے بے وقت پڑھی ہو۔ قرب الٰہی کا عرفہ جیسا میدان جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ شیطان کو اتنا ذلیل اور مغموم کسی دن نہیں دیکھا گیا جتنا کہ عرفہ کے دن۔ شیطان کہتا ہے کہ میری ساری محنت برباد ہوئی۔ آج کتنے آدمیوں کی مغفرت ہو گئی۔ ایسے مقامِ قرب و رحمت میں حکم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز یہاں نہ پڑھو، نماز نہ پڑھیں؟ بازاروں میں نماز پڑھی، امریکہ، یورپ کے پارکوں، ہوٹلوں اور ٹرین و ہوائی جہاز پر نماز پڑھی اور آج میدانِ عرفات میں نماز نہ پڑھیں قضا کر دیں؟ اں قضا کر دو، اس لئے کہ تم ہمارے بندے ہو، نماز کے بندے نہیں ہو ہماری بات ماننی ہو گی، عادت پر چلنا نہیں ہو گا۔ خود منیٰ سے عرفات، عرفات سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے پھر منیٰ منتقل ہونا، تعمیل حکم اور امتثال امر کی واضح مثال ہے کہ کہیں کتنا ہی جی لگ جائے اور کیسا ہی مزہ آرہا ہو، اپنی خواہش اور ذوق کے مطابق قیام کی اجازت نہیں ہے، ہم جہاں کہیں جاؤ اور جتنا کہیں اتنا ٹھہرو۔

حج کا دوسرا بڑا مقصد ملتِ ابراہیمی کو مزاجِ ابراہیمی سے مربوط کرنا

میرے محدود علم و مطالعہ میں حج کے مقاصد و فوائد پر حکیم الامت

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے زیادہ جامع اور بہتر کسی نے نہیں لکھا، وہ فرماتے ہیں کہ حج کا ایک بڑا مقصد ملّتِ ابراہیمی کو حضرت ابراہیمؑ کے مزاج سے مربوط کرنا ہے، اس کا مقصد یہ ہے، کہ قیامت تک یہ ملت حضرت ابراہیمؑ سے مربوط رہے جو اس دین کے بانی ہیں۔

مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ [1]

تمھارے باپ ابراہیم کا دین، اسی نے پہلے تمھارا نام مسلمان رکھا تھا۔

اور ان سے مربوط ہونے کا مقام مکّہ اور اس کے نواحی و اطراف ہیں، وہاں جاکر دیکھ آؤ کہ وہ کیا کرتے تھے، وہاں ان کا بنایا ہوا اللہ کا گھر (کعبہ) موجود ہے، وہ مسعیٰ ہے، یہ صفا و مروہ ہے، یہ عرفات و مزدلفہ و منیٰ ہیں جہاں انھوں نے اپنے عشق اور جذبۂ قربانی اور ایثار و فدائیت کا اظہار کیا تھا، اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ ملّت جہاں بھی رہے ہمیشہ حضرت ابراہیمؑ سے مربوط و وابستہ رہے، اسی میں اس ملت کے ابراہیمی و محمدی مزاج اور خمیر کی حفاظت اور ملّتوں اور قوموں میں اس کا

---

[1] سورۃ الحج آیت ۷۸۔

www.abulhasanalinadwi.org

تشخص و امتیاز ہے

حج کا تیسرا بڑا مقصد اُمّت کو تحریف سے بچانا

شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے دوسری بات یہ لکھی ہے، اور یہ کیسا قیمتی نکتہ، اور کتنا عمیق فہم دین ہے کہ حج کا تیسرا مقصد، اُمّت کو تحریف سے بچانا ہے۔ محلہ کی سطح پر تحریف سے بچانے کا ذریعہ مسجد میں نماز باجماعت ہے۔ اگر کسی کی نماز میں کوئی بدعت شامل ہو گئی ہے، یا وہ کوئی غلطی کر رہا ہے تو اس کی تصحیح مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے سے ہو جائے گی، اور صحیح و غلط کا تقابل ہو جائے گا شہر اور بستی کی سطح پر اگر تحریف ہو تو اس کی اصلاح اور ناواقفیت یا مغالطے کے ازالہ کی جگہ جامع مسجد ہے۔ اس سے بڑے پیمانہ پر ہو تو عیدگاہ، اور اگر اس سے بھی بڑے پیمانہ پر عالم اسلام کے کسی حصہ یا ملک میں تحریف رونما ہو تو اس کا علاج حج کے موقع پر حرمین شریفین کی حاضری ہے، وہاں آکر دیکھے کہ ہم کیا نماز پڑھتے تھے کیا غلط عمل کر رہے تھے، کیسا غلط عقیدہ رکھتے تھے، کونسا غیر اسلامی شعار اختیار کیے ہوئے تھے[1] شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے نزدیک

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ ج ۲۔ ص ۴۲ یا مصنف کی کتاب "ارکان اربعہ" (رکن حج)

www.abulhasanalinadwi.org

حج مرکزِ اسلام میں امتِ اسلامیہ کی سالانہ پیشی[1] (عرضہ) اور حاضری ہے، تاکہ اس کا عمومی جائزہ لیا جائے، اور اس کے متعلق اطمینان حاصل کیا جائے کہ وہ مسلکِ ابراہیمی و محمدی پر چل رہی ہے یا نہیں۔

میں نے کہا کہ اگر حج نہ ہوتا تو ایک امریکن اسلام ہوتا اور ایک یوروپین اسلام، ایک ہندوستانی اسلام ہوتا اور ایک پاکستانی اسلام، اگر کوئی ٹوکتا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو تو کہا جاتا کہ ہمارے یہاں تو پشتیں اسی پر عمل کرتے ہوئے گزر گئی ہیں، لیکن حج کے اجتماع عام میں جاکر جہاں عوام و خواص، علماء و فقہاء جمع ہوتے ہیں، سب قلعی کھل جاتی ہے، جس طرح کھیت میں کسان کے ارادے اور مرضی کے بغیر گھاس پھوس اگ آتی ہے اور بعض مرتبہ ایسے جھاڑ جھنکاڑ پیدا ہوجاتے ہیں جو اصل زراعت کے لئے مضر ہوتے ہیں (ان کو مصر میں الحشائش الشیطانیہ کہتے ہیں)، اسی طرح اسلام کی کھیتی میں، عالمِ اسلام کے دور دراز گوشوں میں ایسے جھاڑ جھنکاڑ پیدا ہوسکتے ہیں جو "تحریف"، "بدعت" اور "اعمال محدثہ" کہلاتے ہیں۔ ان جاہلی رسم و رواج، خود ساختہ عبادات، اور اوہام و خرافات کی حج میں بیخ کنی ہوجاتی ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے یہ

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ۔ ج ۱۔ ص ۵۹۔ ۶۰

www.abulhasanalinadwi.org

بے نظیر بات لکھی ہے، کہ اُمّت کو تحریف سے بچانے کے لئے حج بہترین انتظام ہے، اگر اُمّت میں تحریف ہو جائے تو رہنے نہ پائے اُس ملک کا (جہاں تحریف ہوئی ہے) کوئی نہ کوئی آدمی آئے گا اور دیکھ کر جائے گا، اور واپس جاکر کہے گا کہ تم کیا کر رہے ہو، ہم تو مکّہ میں اس طرح دیکھ کر آئے ہیں۔

میں نے کہا کہ ہر لفظ اپنے ساتھ کچھ خصوصیات لے کر آتا ہے، اس کی ایک تاریخ، پس منظر (خلفیات) ہوتے ہیں، لفظ "مؤتمر" کا بھی ایک پس منظر ہے، اس کے ساتھ بہت سے تاثرات اور تجربات وابستہ ہیں، ان سے اس کو منقطع اور مجرد کرنا مشکل ہے بے شک ملاقات و تعارف اور موقعہ ملے تو مسلمانوں کے مسائل پر مشورہ اور تبادلۂ خیال ممنوع اور مکروہ نہیں بلکہ مستحسن ہے، مگر یہ حج کے بالکل ضمنی اور ثانوی فوائد میں ہے، اگر مشورہ اور تبادلۂ خیال، بحث و مباحثہ اور غور و فکر ہی حج کا اصل مقصد ہوتا، تو صرف اہل حل و عقد دانشوروں اور عالم اسلام کے ماہرین اقتصادیات و سیاسیات، اور وہاں کے زعماء و قائدین ہی کو حج کی دعوت دی جاتی، جیسا کہ مؤتمرات و ندوات، کانفرنسوں اور سیمیناروں میں دستور ہے، اور دعوت میں اس تعمیم و اطلاق سے کام نہ لیا جاتا کہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (جس کو زاد و راحلہ کی قدرت ہو وہ حج کو ضرور آئے) پھر کہیں اطمینان سے چند روز رہنے

کا نظام بنایا جاتا، حج کے اصل دن (۸ر ذی الحجہ سے ۱۲ر، ۱۳ر ذی الحجہ تک) نقل وحرکت اور مناسک حج کی مشغولیت کا زمانہ ہے، وقوف عرفات، مزدلفہ میں شب گذاری، منیٰ میں رمی، قربانی، اور طواف زیارت وغیرہ کی مشغولیت، مؤتمر اور مجلس مذاکرہ کے ماحول ومزاج سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی۔

اسلام کے ہر رکن اور ہر حکم کے مادّی، سیاسی اور تمدنی فوائد بیان کئے جائیں۔ یہ بات بقدر ضرورت اور بوقت ضرورت ٹھیک ہے، اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا اور علماء اسلام نے یہ خدمت تناسب اور توازن کے ساتھ ہر دور میں انجام دی ہے، لیکن اس کو اصل مقاصد اور فوائد کا درجہ دینا صحیح نہیں، اس سے خطرہ ہے کہ ذہن مادّی بن جائے گا۔ رضائے الٰہی کے حصول کا شوق، اجر وثواب کی لالچ، آخرت میں اس کے فائدے کا یقین، اور "ایمان واحتساب" (جو ہر عمل کی روح، اور اس میں وزن و قیمت پیدا کرنے کی شرط ہے) کا پہلو نہ صرف مغلوب بلکہ منفی اور معدوم ہو کر رہ جائے گا، یہ فرد وجماعت کے لئے بڑا خسارہ، اور دین کے لئے ایک بڑے تغیر وتحریف کا سرچشمہ ہے

دین کو اسطرح پیش کرنا چاہیے جس طرح انبیاءؑ نے پیش کیا ہے

اس وقت کا بڑا عظیم الشان کام یہ ہے کہ دین کو اسی رنگ

www.abulhasanalinadwi.org

میں پیش کیا جائے جس رنگ میں انبیاء علیہم السلام نے پیش کیا، البتہ اس کے لئے بہتر سے بہتر زبان، اور بہتر سے بہتر اسلوب اختیار کیا جا سکتا ہے، تاکہ وہ بات ذہن نشین ہو، اور قلب و دماغ اس کو قبول کرلیں، یہ اہلِ دعوت، مسلمان اہلِ فکر و اہل قلم کے کام کرنے کا اصل میدان، اور وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے، جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے علم صحیح کی دولت، فہم قرآن، دعوت و علوم انبیاءؑ سے مناسبت، اور دین کی صحیح حمیت و غیرت عطا فرمائی ہے، پھر عصر حاضر کے ذہن پر اثر ڈالنے والے اسالیب بیان پر بھی قدرت رکھتے ہیں، ان کے لئے اس وقت حصول سعادت کا زریں موقع ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ سروش غیب کی آواز کانوں میں آئے ؎

گوئے توفیق و سعادت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں درنمی آید سواراں را چہ شد

www.abulhasanalinadwi.org

حج کے سلسلے میں شریعت کے حکیمانہ انتظامات

حج کو زیادہ سے زیادہ مؤثر اور مفید بنانے کیلئے شریعت کے حکیمانہ انتظامات

وحیِ الٰہی اور شریعتِ آسمانی نے حج کے لئے ایک ایسی سازگار فضا اور موافق ماحول فراہم کر دیا ہے، جس میں سنجیدگی اور عزم خود بخود پیدا ہوتا ہے اور دل و دماغ بیدار ہونے لگتے ہیں، اس نے اس کو عبادت و روحانیت اور تقدس کے حصار سے گھیر دیا ہے۔ حج کا سفر اکثر لوگوں کے لئے ایک طویل اور دور دراز کا سفر ہے، جس میں حاجی کو مختلف ملکوں، مختلف فضاؤں اور طرح طرح کے دلفریب مناظر اور فتنہ انگیز ترغیبات سے گذرنا پڑتا ہے، مختلف مشغولیتیں، اور کاروباری فکریں اس کو گھیرے رہتی ہیں، اس کی مدت کبھی کم ہوتی ہے کبھی زیادہ، وہ نئے نئے شہروں میں داخل ہوتا ہے اور مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملتا جلتا ہے، ان میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی، جوان بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی، کبھی وہ

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے گھر والوں کے ساتھ حج کرتا ہے، اور اس کے بیوی بچے ہر جگہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو حج کے تقدس اور رُعب اور اس کی عظمت وشان اور عبادت وجہاد کی اسپرٹ کو ختم کر سکتی تھیں، اس صورت میں اس کا اندیشہ تھا کہ یہ سفر ایک عام سفر یا پکنک اور تفریح بن جاتا، جہاں حاجی سیاح کی طرح جاتا اور تاریخی مقامات کی سیر کے بعد اسی طرح خالی ہاتھ واپس آتا۔

شریعت نے حج کو تقدس کا لباس عطا کیا

اس خطرہ کے سدباب کے لئے شریعت نے حج کو عظمت اور تقدس کا ایک ایسا رنگ عطا کیا ہے جو کبھی اتر نہیں سکتا، اس نے اس کے چاروں طرف ایسی فصیل کھڑی کر دی ہے اور ایسی حفاظتی خندقیں کھود دی ہیں جن کی وجہ سے غفلت وذہول اور لایعنی اور فضول چیزوں کو اس کے اندر داخل ہونے کا موقع ہی نہیں ہے اس کے لئے اس نے ایسے حکیمانہ اور دقیق احکام دیئے ہیں، جو زندگی پر حج کی گرفت کو مضبوط کرنے اور اس کو اصلاح وتربیت کے ایک رکن اور تقرب الی اللہ کے ذریعہ کی حیثیت سے باقی رکھنے کے پوری طرح ضامن اور ذمہ دار ہیں۔

اس نے سب سے پہلے اس کو اسلام کا چوتھا رکن قرار دیا ہے

www.abulhasanalinadwi.org

اور جو اس کی شرطیں پوری کر سکے، اس کے لئے اس کو ایک ایسا فریضہ قرار دیا ہے جس سے نہ کسی حالت میں صرف نظر کیا جا سکتا ہے نہ اس کا کوئی بدل ممکن ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ○ (آل عمران آیت ۹۷)

اور لوگوں کے ذمہ ہے حج کرنا اللہ کے لئے اس مکان کا (یعنی) اس شخص کے ذمہ جو وہاں تک پہونچنے کی طاقت رکھتا ہو اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ سارے جہاں سے بے نیاز ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس کے پاس اس قدر زاد و راحلہ ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہونچا سکے، پھر بھی حج نہ کرے تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا جس کو اس کی استطاعت ہو"۔

لسان نبوتؐ نے حج کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اسکے بلند درجہ کا بہت اہتمام اور تاکید کے ساتھ ذکر کیا ہے اس لئے

www.abulhasanalinadwi.org

کہ اسی سے دل میں طلب و شوق اور ایمان و احتساب کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور جب تک یہ دونوں چیزیں کسی عمل کے ساتھ وابستہ نہ ہوں اور اس کا محرک نہ بنیں اس عمل میں اللہ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج مبرور کا جنت سے کم کوئی بدلہ نہیں"۔ حضرت ابوہریرہؓ سے ایک دوسری حدیث میں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور بدکلامی و بدگوئی اور فسق و فجور سے اپنے کو محفوظ رکھا، تو وہ ایسا ہو جائے گا جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا"۔ عبداللہ بن مسعودرضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ "حج اور عمرہ کے درمیان متابعت کرو، اس لئے کہ یہ دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے یا سونے چاندی کے میل کو صاف کرتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت سے کم کوئی چیز نہیں، اور جب مومن احرام میں ہوتا ہے تو سورج غروب ہونے کے ساتھ اس کے تمام گناہ بھی زائل ہو جاتے ہیں"۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اتنی بڑی تعداد میں جہنم سے آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن"۔ (مسلم)

www.abulhasanalinadwi.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے، آپؐ نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان"۔ عرض کیا گیا، اس کے بعد کیا، فرمایا۔ "اللہ کے راستہ میں جہاد"۔ دریافت کیا گیا اس کے بعد کون سا، فرمایا۔ "حج مبرور"۔ (متفق علیہ)

میقات حج کے تعیّن کی حکمت

ان دُوررس اور حکیمانہ قوانین میں میقات حج کا تعین بھی شامل ہے، اس سے حاجی میں ایک نیا شعور اور فکری و روحانی بیداری پیدا ہوتی ہے، اس کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ شاہی دربار سے قریب ہو گیا ہے اور اس کی مقدس اور محفوظ حدود میں داخل ہو گیا ہے، اگر یہ مواقیت نہ ہوں تو حجّاج بیت اللہ تک بلا کسی شعور و احساس کے اس طرح پہونچ جائیں جس طرح دیہاتی اور گنوار لوگ سلاطین و امراء کے دربار میں بلا سمجھے بوجھے گھس جاتے ہیں، اور ذلّت کے ساتھ دھکے دے کر نکال دیئے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ مواقیت کی حکمت اور مختلف جہات سے آنے والوں کے لئے اس خاص جہت کے تعیّن کا راز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مواقیت کا اصل راز یہ ہے کہ چونکہ ایک طرف

www.abulhasanalinadwi.org

مکہ میں آشفتہ حال اور پراگندہ بال ہونے کی تاکید ہے، دوسری طرف اپنے شہر سے احرام باندھ کر سفر کرنے میں کھلی ہوئی دُشواری ہے، کسی کا راستہ ایک ماہ کا ہے، کسی کی مسافت دو مہینے سے بھی زیادہ کی ہے، اس لئے مکہ کے اردگرد خاص مقامات متعین کردیئے گئے ہیں، جہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے اس کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے کہ یہ مقامات معروف ہوں اور عام گذرگاہوں کی حیثیت سے مشہور ہوں۔ اہلِ مدینہ کے لئے جو میقات (ذوالحُلیفہ) ہے وہ نسبتاً سب سے زیادہ دُور ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مدینہ وحی کا مرکز، ایمان کا قلعہ اور دارالہجرت ہے اور سب سے پہلا شہر ہے جس نے اللہ اور اس کے رسُولؐ کی دعوت پر ایمان قبول کیا، اس لحاظ سے اس کے باشندے اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ اعلاء کلمۃ الحق میں سب سے زیادہ کوشاں اور عبادت میں سب سے آگے رہیں، حوالی، طائف اور یمامہ وغیرہ کے برعکس سب سے پہلے ایمان لانے والے اور سب سے زیادہ اخلاص کا ثبوت دینے والے شہریوں اور قریوں میں اس کا شمار ہے، اس لئے اس کی میقات کی دُوری میں کوئی مضائقہ نہیں۔" (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۴۲)

www.abulhasanalinadwi.org

احرام حاجی میں شعور اور بیداری پیدا کرنے کا سبب ہے

جہاں تک احرام کا تعلق ہے وہ حاجی میں شعور اور بیداری پیدا کرنے اور غفلت و ذہول دور کرنے کے لئے ہے، وہ اس کے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ کسی بڑی مہم کو سر کرنے جارہا ہے اور سب سے مقدس شاہی دربار میں حاضر ہو رہا ہے اس کے علاوہ اس میں مظاہر، اور مصنوعی آرائش و زیبائش سے بالکلیہ آزادی ہے، اس لحاظ سے یہ احرام حج کے لئے وہ حیثیت رکھتا ہے جو نماز کے لئے تکبیر تحریمہ، جو نمازی کو ایک نئی فضا میں پہونچا دیتی ہے اور آزادی سے نکال کر تھوڑی دیر کے لئے قید و پابندی میں ڈال دیتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں :۔

"حج و عمرہ میں جو احرام باندھا جاتا ہے وہ نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہے، وہ اخلاص و تعظیم اور عزیمت مؤمن کی ایک ظاہری و عملی صورت آرائی ہے، اس کا مقصد لذتوں اور عادتوں اور آرائش و زیبائش کی تمام قسموں کو ترک کر کے نفس کو حقیر اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز و سرنگوں بنانا اور اللہ تعالیٰ کے لئے آشفتہ سری، پریشان حالی، اور کلفت و تعب کا مظاہرہ

www.abulhasanalinadwi.org

کرنا ہے۔" (حجۃ اللہ ج ۲ ص۴۴)

اسی طرح احرام سے باہر آنے اور اس کے قیود و احکام سے رہائی پانے کے لئے بھی ایک خاص طریقہ مقرر ہے جو نفس کو متنبہ اور بیدار رکھتا ہے، ایسا نہیں ہوتا کہ حاجی احرام سے بالکل اچانک باہر آجائے اور تمام چیزوں سے فوراً لطف اندوز ہونے لگے، وہ ایک خاص عمل اور نیت وارادہ سے احرام اُتارتا ہے وہ نماز میں سلام کے ذریعہ اس کی فضا سے باہر آتا ہے اور احرام میں حلق (یعنی سر منڈانے) کے ذریعہ۔

حلق کا راز اور اُسکی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں:۔

"حلق کا راز یہ ہے کہ اس سے احرام سے نکلنے کا ایک ایسا طریقہ متعین ہوتا ہے جو وقار کے منافی نہیں ہے، اگر لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا تو ہر شخص جو طریقہ چاہتا اختیار کرلیتا، اس کے علاوہ اس میں پراگندہ بال اور ژولیدہ سر ہونے کی حالت کا خاتمہ ہے جو پہلے مطلوب تھی۔ یہ ایسا ہے جیسا نماز میں سلام پھیرنا۔"

(حجۃ اللہ ج ۲ ص۳۵)

www.abulhasanalinadwi.org

تلبیہ کی ضرورت اور حکمت

اس کے علاوہ حج کو مؤثر اور مفید بنانے کے لئے جو اقدامات و انتظامات کئے گئے ہیں ان میں تلبیہ بھی شامل ہے جس کی شریعت میں ترغیب آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ سے زیادہ بلند آواز کے ساتھ تلبیہ کو مستحسن قرار دیا ہے، آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟

آپؐ نے فرمایا: "العج والثج۔"

روایت حضرت ابن عمرؓ (سنن ابن ماجہ)

نفس کو بیدار و ہشیار اور مقاصد حج سے آشنا اور آگاہ رکھنے میں، اور اس کو ایمان و محبت اور ذوق و شوق اور اللہ تعالیٰ کے دربار عالی میں جبہ سائی اور ناصیہ فرسائی کے جذبات و کیفیات سے مست و سرشار کرنے میں تلبیہ کا بڑا حصہ ہے۔ اس سے حاجی کے جسم و جان اور اعصاب میں ایمان و روحانیت کا کرنٹ اس طرح طاقت اور تیزی کے ساتھ دوڑ جاتا ہے جس طرح برقی لہر تاروں میں، وہ اس کو اسلام کے اس رکن عظیم (حج) کے لئے تیار کرتا ہے جس کی طلب و استعداد، احساس و شعور اور اہتمام و تیاری کا موقع اس کو بعض اوقات نہیں ملتا جب وہ "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ

www.abulhasanalinadwi.org

وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ" کی صدا لگاتا ہے تو حج کے بلند مقاصد اور اس کی رُوح اور اسپرٹ اس کے سامنے پوری رعنائی و دلربائی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے، صبر و ضبط کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور محبت و شوق کا ساغر بے ساختہ چھلکنے لگتا ہے، توحید کا شعلہ اس کی رگوں میں آتشِ سیّال کی طرح دوڑ جاتا ہے اور اس کے سارے وجود کو بے قرار و سیماب وش بنا دیتا ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ اور سیّدنا محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کرامؓ اور حاملین دعوت کے ساتھ فکری و روحانی طور پر وابستہ ہو جاتا ہے، اور ان کی جماعت میں گھُل مِل جاتا ہے۔

حج کی دُو خصوصیتیں، زماں اور مکان کی حُرمت

اللہ تعالیٰ نے حج کو دُو حرمتیں یا دُو عزتیں اور خصوصیتیں عطا کی ہیں، زماں کی حرمت اور مکان کی حرمت، اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس رکن عظیم کی عظمت و جلال اور اپنی ذمہ داری اور فرض منصبی کا استحضار اور احساس حاجی کے اندر پوری قوت کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اپنی تمام نقل و حرکت اور قیام و سفر میں ذکی الحس، حاضر دماغ اور بیدار ہشیار رہتا ہے، اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس روحانی فضا سے غافل اور بے پروا نہیں ہوتا

www.abulhasanalinadwi.org

جو اس کے گرد و پیش میں محیط ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ (سورۂ توبہ آیۃ ۳۶)

بے شک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ ہی مہینے ہیں، کتاب الٰہی میں (اس روز سے) جس روز کہ اس میں آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں سے چار (مہینے) حرمت والے ہیں، یہی دین مستقیم ہے سو تم ان (مہینوں) کے باب میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ

(سورۂ بقرہ آیۃ ۲۱۷)

اور آپ سے حرمت والے مہینہ کی بابت (یعنی) اس میں قتال کی بابت دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اس میں قتال کرنا بڑا (گناہ) ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"بے شک زمانہ اپنی اصل شکل پر لوٹ گیا ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے ان میں چار حرمت والے مہینے ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب مضر جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے"۔

(مسلم)

جہاں تک مکان کی حرمت کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

(سورہ نمل آیۃ ۹۱)

(آپ کہہ دیجئے) مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں عبادت کروں، اس شہر کے مالک (حقیقی) کی جس نے اس کو محترم بنایا ہے اور سب چیزیں اسی کی ملک ہیں اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں فرمانبردار رہوں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا کہ "آج سے ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمھیں دین کے لئے پکارا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو"۔ آپؐ نے فتح مکہ کے دن یہ بھی

www.abulhasanalinadwi.org

ارشاد فرمایا کہ "اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے حُرمت بخشی ہے، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اسلئے اللہ تعالیٰ کی یہ حُرمت اس کے ساتھ قیامت تک وابستہ ہے، مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے اس میں جنگ جائز نہیں ہوئی اور میرے لئے بھی صرف دن کی ایک گھڑی کے لئے اس کی رخصت ملی ہے، اب یہ قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ کی حُرمت کے ساتھ حرام ہے، نہ اس میں کوئی کانٹا یا تنکا توڑا جاسکتا ہے، نہ شکار ہنکایا جاسکتا ہے، نہ اس کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جاسکتی ہے ابن عباسؓ نے پوچھا، یا رسول اللہؐ! کیا اذخر[۱] بھی، اس لئے کہ لوگوں کے لئے اس کی ضرورت پڑتی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ ہاں، سوائے اذخر کے۔"

حرم میں معصیت یوں بھی سخت چیز ہے، لیکن بعض علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ حرم میں ارادۂ معصیت بھی معصیت میں شامل ہے، بخلاف دوسری چیزوں کے، وہ اس کے ثبوت میں یہ آیت پیش کرتے ہیں:۔۔۔۔۔۔

وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ — اور جو کوئی بھی اس کے اندر کسی بے دینی کا ارادہ ظلم سے

---

[۱] ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ (سورۂ حج آیۃ ۲۵)

ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ یہ حرم کی خصوصیت ہے کہ یہاں ظلم کا ارادہ کرنے والا بھی قابلِ مؤاخذہ اور لائقِ عتاب ہے، خواہ وہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنا سکے یا نہیں۔

زمان و مکان کی حرمت کے ساتھ احرام کی حرمت کے بھی بہت سے احکام اور خصوصی آداب ہیں، مثلاً حالت احرام میں شکار کی ممانعت ــ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ــــــــ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ط ــــــ (سورۂ مائدہ آیۃ ۹۵)

اے ایمان والو! شکار کو مت مارو، جبکہ تم حالتِ احرام میں ہو۔

دوسری جگہ آتا ہے: ــــــــ

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ	تمہارے لیے دریائی شکار
الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا	اور اس کا کھانا جائز کیا گیا
لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ج	تمہارے نفع کے لئے اور
وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ	قافلوں کے لئے اور تمہارے
صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ	اوپر جب تک تم حالتِ احرام
حُرُمًا ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ	میں ہو خشکی کا شکار حرام

www.abulhasanalinadwi.org

الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ کیا گیا، اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔ (سورہ مائدہ آیت ۹۶)[۱]

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں:۔

"ان اشیاء کی ممانعت "محرم یعنی احرام باندھنے والے کے لئے اس لئے ہے کہ تذلل، ترک تجمل، پراگندہ بال، اور غبار آلود ہونے کی کیفیت حاصل ہو، اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف کا غلبہ اور مؤاخذہ کا ڈر اس پر غالب رہے، اور وہ اپنی خواہشات اور دلچسپیوں میں پھنس کر نہ رہ جائے، ان ممنوعات میں شکار اسلئے شامل ہے کہ وہ بھی ایک قسم کے توسع میں داخل ہے اور دلچسپی اور تفریح خاطر کی چیز ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۴۴)

حج کا سفر اکثر اوقات ایک طویل سفر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ — اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو،

یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی — لوگ تمہارے پاس پیدل بھی

---

[۱] ان دونوں آیتوں کی تفسیر سے مستنبط ہونے والے فقہی احکام و مسائل نیز اسکے اختلاف کو جاننے کے لئے تفسیر اور احکام قرآن کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ (سورۂ حج آیۃ ۲۷)

آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر بھی، جو دور دراز راستوں سے پہونچی ہوں گی۔

اس میں انسان کو مختلف حالات پیش آتے ہیں، مختلف لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، نئے نئے لوگوں کی طویل عرصہ تک صحبت و رفاقت رہتی ہے، طرح طرح کے معاملات سامنے آتے ہیں، اور یہ سب چیزیں بہت سے ممنوعات، غلط قسم کے ترغیبات اور ایک دوسرے کے ساتھ کشمکش اور لڑائی جھگڑے کی حد تک پہونچا سکتی ہیں، حاجی اس سفر میں بہت سی چیزوں سے تنگ دل ہو جاتا ہے، اور اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگتا ہے اور اس نتیجہ میں بعض اوقات اس سے ایسی باتیں سرزد ہو جاتی ہیں جن کو وہ اپنے وطن اور اپنے گھر میں بھی بُرا سمجھتا تھا اور حتی الامکان ان سے بچتا تھا، وہ بعض ایسی معصیتوں اور اخلاقِ قبیحہ میں گرفتار ہو جاتا ہے جو حج کی رُوح اور مقاصد کے یکسر منافی ہیں، حج میں ان چیزوں کی ممانعت خاص طور پر اسی لئے آئی ہے کہ اس میں اس کا احتمال اور بڑھ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ[1] وَمَا

[1] ان الفاظ کی تشریح کے لئے احکام و تفسیر کی کتابیں دیکھی جائیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ۔ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ز وَاتَّقُوۡنِ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ ○

سورۂ بقرہ آیت ۱۹۷

حج کے (چند) مہینے معلوم ہیں، جو کوئی ان میں اپنے اوپر حج مقرر کرے تو پھر حج میں کوئی فحش بات نہ ہونے پائے اور نہ کوئی بے حکمی اور نہ کوئی جھگڑا، اور جو کوئی بھی نیک کام کرو گے، اللہ کو اس کا علم ہو کر رہے گا، اور زاد راہ لے لیا کرو، اور بہترین زادِ راہ تو تقویٰ ہے (سوائے اہل فہم) میرا ہی تقویٰ اختیار کئے رہو۔

ان قوانین، احکام اور تعلیمات نے (جن کا تعلق قلب و جوارح، نیت و عمل اور زمان و مکان سے براہ راست ہے) حج کو تقدس و طہارت، تورّع و زہد، مراقبہ و حضور، محاسبۂ نفس اور مجاہدہ و جہاد کی ایک ایسی خلعت عطا کی ہے، جو دوسرے مذہبوں اور ملّتوں کے اس قسم کے اعمال میں ہرگز نہیں ملتی، ان کی وجہ سے نفسِ انسانی، اخلاقِ عامہ اور عام زندگی پر جو اثرات پڑتے ہیں اس کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیثِ قدسی کی تصدیق ہوتی ہے۔

مَنۡ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمۡ يَرۡفُثۡ وَلَمۡ يَفۡسُقۡ رَجَعَ كَيَوۡمِ وَلَدَتۡهُ اُمُّهٗ

(صحاح ستہ باستثنائے ابوداؤد) روایت ابوہریرہؓ

جس نے خاص اللہ کیلئے حج کیا اور پھر دوران حج بری بات زبان سے نکالی نہ فسق و فجور اختیار کیا تو ایسا ہو کر لوٹا جیسا اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔

(ماخوذ از "ارکانِ اربعہ" از مصنف مدظلہ)

www.abulhasanalinadwi.org